مبارکاں ہون

گذشتہ چند دنوں میں وطن عزیز میں کچھ ایسی ''ہونیاں'' ہوگئی ہیں کہ جنہوں نے عوام کو حیران وششدر کردیا ہے البتہ بعض تجزیہ نگار تو بہت پہلے سے ان خدشات کا اظہار کر رہے تھے لیکن ان کی آواز صدا بصحراء کا مصداق بن جاتی تھی تو آیئے ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اور بات ایم۔ایم۔اے (ملاں مشرف الائنس) سے شروع کرتے ہیں۔ متحدہ مجلس عمل کے متعلق ہمیں کبھی بھی یہ خوش فہمی نہیں رہی تھی کہ یہ عوام کی حقیقی نمائندگی کا حق ادا کرے گی کیونکہ مجلس عمل کی کامیابی ہی مشکوک تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ نادیدہ قوتوں نے کئی مقاصد حاصل کرنے کیلئے ان کو استعمال کیا ہے۔ اور اس کا عملی مظاہرہ مجلس عمل کے راہنما کئی مرتبہ کر چکے ہیں جن دنوں افغانستان میں آتش وآہن کی بارش ہورہی تھی پاکستان میں سب سے پہلے اس شخص کی قیادت میں کراچی میں جلوس نکلا جس کے متعلق اخبارات یہ رپورٹیں شائع کر چکے ہیں کہ وہ بھارت کا ایجنٹ ہے اور اسے کئی مرتبہ بھارتی قونصل خانے وقت بے وقت آتے جاتے دیکھا گیا پھر ان جلوسوں کی تصاویر دیکھیں تو ان میں خاص لوگ زیادہ اور مظاہرین کم نظر آتے ہیں۔ لیکن جب حکومت کو اپنے آقاؤں سے ڈانٹ پڑی کہ تم نے یہ کیا تماشہ بنا رکھا ہے صاف صاف بتاؤ دوست ہو کہ دشمن۔ تو ہمیں فکر لاحق ہوئی اور چند اصحاب جبہ ودستار کو نظر بند کردیا گیا میں نے اس وقت بھی یہ کہا تھا کہ یہ سب کچھ حکومت کی ملی بھگت سے ہوا ہے کیونکہ اگر یہ لوگ آزاد رہتے تو قوم ان کی بوٹیاں نوچ لیتی کہ تم 10-15 سال تک جہاد کے نام پر چندہ بٹورتے رہے ہو نہ تم نے زکوٰۃ چھوڑی نہ فطرانہ تم نے کھال چھوڑی اور نہ ہی غریب ویتیم کے مال کی پرواہ کی۔ حتیٰ کہ ہمارے معصوم (جی ہاں معصوم ہی تھے آپ ان کا ریکارڈ نکال کر ان کی عمریں دیکھ لیں اور ان پر چھپنے والے تجزیئے اور ان کے وصیت نامے پڑھ لیں) بچوں کو شہادت کا چکمہ دے کر مرواتے رہے ہو۔ اور اب وقت آیا ہے تو احتجاج کرنے کیلئے بھی تیار نہیں ہو۔ چنانچہ ان احباب جبہ ودستار اور نام نہاد علمبرداران جہاد نے حکومت سے یہ ساز باز کی کہ ہمیں نظر بند کردیا جائے تاکہ کل کلاں جب ہم بھیس بدل کر قوم کے سامنے جائیں تو یہ کہہ سکیں کہ ہمیں تو حکومت نے گرفتار کرلیا تھا ورنہ امریکہ کی کیا جرات تھی کہ وہ افغانستان پر حملہ کرتا۔ اور پھر اسی ایشو پر قوم سے ووٹ لئے کہ شہدائے افغانستان کے خون کا بدلہ لیں گے۔ کشمیر پر سودے بازی نہیں کرنے دیں گے۔ ایٹمی پروگرام کو برے ہاتھ تو کیا نظر بد سے بھی بچائیں گے۔ پاکستانی اڈے امریکیوں سے خالی کروائیں گے۔ لیکن آہ! یہ برادر اسلام قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے بھڑکیں بھی مارتے رہے اور حکومت سے مراعات بھی لیتے رہے کبھی اس کے سفیر بن کر بیرون ممالک دوروں پر جاتے رہے۔ اور کبھی ''اندر کھاتے'' ان سے معاہدے کرکے اپنے مفادات کا پیٹ بھرتے رہے کیونکہ بزرگ ہی ایسے ہیں کہ جنہیں اپنے پیٹ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ بات تو ریکارڈ میں ہے کہ وزیراعظم ظفر اللہ جمالی نے اعلان کیا ہے کہ مجلس عمل سے کئے گئے وعدے پورے کریں گے۔ ایک طرف معاہدے ہو رہے ہیں، سودا بازی ہو رہی ہے دوسری طرف تحریک کے لئے ڈیڈ لائن دی جارہی ہے۔ یہ قوم سے دھوکہ، فراڈ، خیانت، بددیانتی، اور شہداء کے خون سے غداری اور اپنے آقاؤں کے حق نمک کی ادائیگی نہیں تو اور کیا ہے؟ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس ساری صورتحال میں پروفیسر علامہ ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث کا یہ بیان حقیقت پسندانہ ہے کہ حکومت اپنی پروردہ تنظیموں کو تو دبا سکتی ہے لیکن ہمیں کلمہ حق بلند کرنے سے نہیں روک سکتی۔

اور پھر بے شرمی کا حال یہ ہے کہ مجلس کا ہر چھوٹا بڑا اپنی کامیابی کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے کوئی کہتا ہے ہم نے حکومت سے سودے بازی نہیں کی، کوئی کہتا ہے ہم نے حکومت کو پسپا ہونے پر مجبور کردیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب خیر سے یہ پرانے شکاری پھر 17 مطالبات کے نئے جال لیکر قوم کو بدھو بنانے نکلے ہیں۔ اس پسپائی پر غلام مصطفیٰ کھر کا یہ بیان کہ حافظ حسین احمد کو سیاسی حلالہ مبارک ہو پڑھ کر اور کسی کو نہیں تو کم از کم حافظ حسین احمد کو ہی چلو بھر پانی منگوالینا چاہئے تھا۔ لیکن جو حلالہ جیسے لعنتی کام کو پسند کریں ان کیلئے اتنے الفاظ کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اب ممبر بکھر نے پر لوگوں کے گریبان پکڑنے کو آتے ہیں۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ بہرحال اس موقعہ پر جی چاہتا ہے کہ میں ☆ مبارکباد پیش کروں جنرل پرویز مشرف کو جس نے کمال ہوشیاری سے اپنی ضد اور انا کو پورا کرنے کا اپنا ریکارڈ درست رکھا ہے۔ ☆ اور مبارک دوں وزیراعظم جمالی اور چوہدری شجاعت کو کہ جنہوں نے اپنا روز اول والا موقف منوالیا ہے کہ ایل۔ایف۔او آئین کا حصہ ہے اسے پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں (یاد رکھئے پارلیمنٹ میں جو 17 ویں آئینی ترمیم کا بل پیش ہوا ہے وہ ایل۔ایف۔او میں ہی ترامیم ہیں جو کہ پہلے سولہویں ترمیم کے نام سے آئین کی قباء میں پیوند کی شکل میں لگ چکی ہے۔ ☆ اور مبارک پیش کروں قائد محترم علامہ پروفیسر ساجد میر کو کہ جنہوں نے سینٹ میں پرویز مشرف کے خلاف ووٹ دیکر اہلحدیث کا سر فخر سے بلند کردیا ہے (قارئین یاد رکھیئے یہ بات تاریخ کا حصہ بن گئی ہے کہ سینٹ میں صرف ایک ووٹ پرویز مشرف کے خلاف پڑا ہے وہ ''قائد اہلحدیث علامہ ساجد میر صاحب'' کا ہے۔ کیونکہ مجلس عمل نے تو حصہ ہی نہیں لیا یہ بیچارے دینی مسائل میں بھی تاویلیں کرتے رہتے ہیں اور اب سیاست میں بھی کہ ہم اعتماد کا ووٹ نہیں دیں گے۔ حالانکہ جب باقی سب کچھ مان لیا ہے تو اعتماد کس جانور کا نام ہے جس کی نفی کر رہے ہو۔ اور اے آر ڈی ویسے بائیکاٹ کرگئی۔

لیکن اس موقعہ پر یہ گزارش ہے کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ اب لوگوں کو یہ کہنے کا موقعہ بھی نہیں ملنا چاہئے کہ یہ نواز شریف کی ہمدردی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے بلکہ یہ دھونا بھی اب دھو دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ ☆ اور مبارک دوں بھارتی وزیراعظم واجپائی کو کہ جس کی بڈھے وارے اتنی مانگ ہے کہ پاکستانی حکمران ایک جھلک دیکھنے کیلئے بے تاب ہیں اور حکمرانوں کے ساتھ ساتھ وہ غیرتمند بھی ہاتھوں میں ہار لئے استقبال کیلئے تیار ہیں جنہوں نے واجپائی کی لاہور آمد کے موقع پر اخلاقیات کی تمام حدیں روند ڈالی تھیں۔ اب یہ حضرات جبہ ودستار سجا کر واجپائی کے ساتھ تقاریب میں شرکت کریں گے۔ ☆ اور مبارک دوں جہادی تنظیموں کے قائدین کو کہ تمہیں شہداء کا خون مبارک ہو تمہاری کوششیں رنگ لائیں، افغانستان کا مسئلہ حل ہوگیا ہے اب کشمیر کا حل ہونے جارہا ہے۔ تبھی تو پاکستانی حکمران اپنے چھپن سالہ موقف سے دستبردار ہوگئے ہیں۔ کنٹرول لائن پر باڑ لگ گئی ہے اور اب یہ یقین دہانیاں کروائی جارہی ہیں کہ سارک کانفرنس میں کشمیر کا ذکر تک نہ... گانے ...متحان ...ی نہیں ...یں گے۔ ...ف طریقہ کار سے اختلاف رکھنے والوں کیلئے جہاد اور مجاہدین کی مخالفت کی پھبتی کسنے والو کہو اب کیا خیال ہے؟